تحقیق و تخریج سے مزین، جدید ایڈیشن

مِنہاج المُسلم

شعبہ ہائے زندگی سے متعلق قرآن و سُنّت کی تعلیمات کا اِنسائیکلو پیڈیا

تالیف
فضیلۃ الشیخ ابوبکر جابر الجزائری

ترجمہ
شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق الاثری

دار السلام
DARUSSALAM

maktabaquddusia.com

تحقیق و تخریج سے مزین جدید ایڈیشن

تالیف: فضیلۃ الشیخ ابوبکر جابر الجزائری حفظہ اللہ — ترجمہ: شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق الاثری حفظہ اللہ

نظر ثانی: مولانا مفتی عبدالولی خان رحمہ اللہ — شیخ الحدیث مولانا عبدالصمد رفیقی حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج: حافظ ابوطاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ

دارالسلام

DARUSSALAM

maktabaquddusia.com

مضامین

عرض ناشر 29

① عقائد 31

اللہ تعالیٰ پر ایمان 32

❋ قرآن وسنت سے دلائل 32

❋ عقلی دلائل 34

باب: 2

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان 35

❋ قرآن وسنت سے دلائل 36

❋ عقلی دلائل 39

باب: 3

اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایمان 42

❋ قرآن وسنت سے دلائل 42

❋ عقلی دلائل 44

باب: 4

اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات پر ایمان 44

❋ قرآن وسنت اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے دلائل 45

❋ عقلی دلائل 49

فرشتوں پر ایمان 50

❋ کتاب وسنت سے دلائل 50

❋ عقلی دلائل 53

آسمانی کتابوں پر ایمان 54

❋ کتاب وسنت سے دلائل 54

❋ عقلی دلائل 57

باب: 7

قرآنِ کریم پر ایمان 57

❋ کتاب وسنت سے دلائل 58

❋ عقلی دلائل 60

باب: 8

رسولوں پر ایمان 61

maktabaquddusia.com

✲ کتاب وسنت سے وجودِ انبیاء علیہم السلام پر دلائل 61
✲ عقلی دلائل 64

رسالتِ محمدیہ پر ایمان 65
✲ قرآن وسنت سے دلائل 65
✲ عقلی دلائل 72

یومِ آخرت پر ایمان 75
✲ کتاب وسنت سے دلائل 75
✲ عقلی دلائل 84

قبر کی جزا وسزا پر ایمان 84
✲ کتاب وسنت کے دلائل 84
✲ عقلی دلائل 87

تقدیر پر ایمان 87
✲ تقدیر کے اثبات میں کتاب وسنت سے دلائل 88
✲ عقلی دلائل 91

توحیدِ عبادت 92
✲ کتاب وسنت سے دلائل 92
✲ عقلی دلائل 95

وسیلے کا بیان 95
✲ کتاب وسنت سے دلائل 96
✲ عقلی دلائل 100

اولیاء الرحمٰن کی کرامات اور اولیاء الشیطان کی گمراہیاں 100
✲ اولیاء الرحمٰن 100
✲ کراماتِ اولیاء کے دلائل 102
✲ اولیاء الشیطان 107

فریضۂ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر 110
✲ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر 110
✲ کتاب وسنت سے دلائل 111
✲ عقلی دلائل 114
✲ آدابِ امر ونہی 115

سلف صالحین سے محبت اور مسلمان حکام کی اطاعت 117
✲ صحابۂ کرام اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے متعلق عقیدہ 117
✲ قراء، محدثین اور فقہائے امت کے متعلق عقیدہ 123
✲ حکام وقت کا مقام 125

maktabaquddusia.com

② آداب وحقوق 128

آدابِ نیت 129

اللہ تعالیٰ کا ادب 132

* خلاصۂ کلام 135

کتاب اللہ کا ادب 135

رسول اللہ ﷺ کا ادب 139

نفس کے حقوق وآداب 143

* توبہ 145
* مراقبہ 146
* محاسبہ 148
* مجاہدہ 149

حقوق العباد 151

* والدین کے حقوق 151
* اولاد کے حقوق 154
* بھائیوں کے حقوق 157
* خاوند اور بیوی کے باہمی حقوق 157
* امانت 158
* محبت اور رحم کا جذبہ 158
* باہمی اعتماد 158
* حقوقِ عامہ 159
* بیوی کے حقوق 159
* خاوند کے حقوق 162
* قرابت داروں کے حقوق 164
* پڑوسیوں کے حقوق 166
* فائدہ کی دو باتیں 169
* مسلمانوں کے حقوق 169
* کافروں کے حقوق 185
* جانوروں کے حقوق 189

اسلامی اخوت اور اللہ کے لیے دوستی ودشمنی کے آداب 192

* اسلامی اخوت کے آداب 195
* اسلامی اخوت کے حقوق 196

آدابِ مجلس 198

کھانے پینے کے آداب 202

* کھانے سے پہلے کے آداب 202
* آداب دورانِ طعام 203

maktabaquddusia.com

❊ آداب بعد از طعام 207

مہمان نوازی کے آداب 208

❊ مہمانی کے لیے بلانا 208

❊ قبولِ دعوت کے آداب 209

❊ دعوتِ طعام میں حاضر ہونے کے آداب 210

سفر کے آداب 211

❊ احکامِ سفر 211

❊ سفر کے آداب 213

لباس کے آداب 218

خصائل فطرت کے آداب 223

❊ خصائلِ فطرت کی تفصیل 224

سونے کے آداب 225

③ اخلاقیات 230

حسنِ خلق 231

❊ حسنِ خلق کے بارے میں بزرگان سلف کی آراء 233

صبر و تحمل 233

اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور خود اعتمادی 238

ایثار و قربانی اور نیکی سے پیار 243

❊ ایثار و بھلائی کی عملی مثالیں 244

عدل واعتدال 246

❊ عدل 246

❊ عدل کے مظاہر 247

❊ عدل وانصاف کے ثمرات 248

❊ اعتدال 249

شفقت ورحمت 249

❊ شفقت ورحمت کے مظاہر 250

شرم وحیا 252

احسان وبھلائی 255

❊ احسان کے چند مظاہر 258

maktabaquddusia.com

باب: 9

سچائی 258

❋ سچائی کے ثمرات 259

❋ سچائی کن باتوں میں نمایاں ہوسکتی ہے؟ 260

❋ سچ کی چند مثالیں 261

باب: 10

جود وکرم 262

❋ سخاوت کے مظاہر 265

❋ سخاوت کی چند مثالیں 265

باب: 11

تواضع وانکسار کی عظمت اور تکبر کی مذمت 266

❋ تواضع کے مظاہر 269

❋ تواضع کی چند عظیم مثالیں 269

باب: 12

اخلاقِ سیئہ 270

❋ ظلم 270

❋ ظلم کی تین اقسام ہیں 271

❋ حسد 273

❋ دھوکا بازی 275

❋ دھوکے کے برے نتائج 275

❋ ریاکاری 276

❋ ریا کے مظاہر 277

❋ خود پسندی اور غرور 277

❋ خود پسندی کی چند مثالیں 278

❋ غرور کے مظاہر 279

❋ غرور کا علاج 280

❋ سستی وکاہلی 280

❋ سستی وکاہلی کے مظاہر 281

❋ سستی وکاہلی کے نقصان 281

④ عبادات 283

باب: 1

طہارت کا بیان 284

❋ طہارت کا حکم اور اس کی اقسام 284

❋ طہارت کا حکم 284

❋ طہارت کی اقسام 284

❋ کن چیزوں سے طہارت حاصل ہوتی ہے؟ 285

❋ سادہ پانی سے 285

❋ پاک زمین سے 285

❋ نجاست اور اس کی اقسام 286

باب: 2

قضائے حاجت کے آداب 286

❋ قضائے حاجت سے پہلے کے آداب 286

❋ استنجا کرنے کے آداب 287

❋ قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد کے آداب 288

maktabaquddusia.com

باب:1
اللہ تعالیٰ پر ایمان

یہ موضوع انتہائی اہم اور قدر و منزلت کا حامل ہے کیونکہ مسلمان کی زندگی کا دار و مدار اسی پر ہے اور اس کا سانچہ اسی کے مطابق ڈھلتا ہے، لہٰذا اسے ایک مسلمان کی زندگی میں ''اصل الاصول'' کی حیثیت حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان کس طرح لایا جائے؟ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کے بارے میں یقین کامل رکھتا ہے کہ وہ موجود ہے اور وہی آسمانوں اور زمین کا بنانے والا، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، ہر چیز کا رب اور مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی حقیقی معبود اور اس کے علاوہ کوئی پالنے والا نہیں ہے۔ وہ صاحبِ عظمت وجلال، جملہ صفاتِ کاملہ سے متصف اور ہر عیب و نقص سے مبرا ذات ہے۔ مسلمانوں کو یہ عقیدہ محض اللہ تعالیٰ کی ہدایت وتوفیق اور پھر درج ذیل عقلی اور نقلی [1] دلائل ہی سے حاصل ہوسکتا ہے۔

قرآن وسنت سے دلائل ① قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی، مخلوق کی نشو ونما اور اپنے اسماء وصفات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○

''بے شک تمھارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر مستوی ہوا، وہی دن کو رات سے ڈھانپتا ہے کہ وہ تیزی سے اس کے پیچھے (چلی آتی) ہے اور (اسی نے) سورج، چاند اور تارے پیدا کیے، ایسے طور پر کہ سب اسی کے حکم کے تابع ہیں، دیکھو (یہ سب) اسی کی تخلیق ہے اور حکم (بھی) اسی کا ہے۔ بڑی ہی برکتوں والا ہے اللہ جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔'' [2]

اور جب وادیٔ طویٰ کے دائیں کنارے پر مبارک خطے میں درخت سے اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کو پکارا تو فرمایا:

① وہ دلائل جو کتاب وسنت اور صحابہ وتابعین کے آثار میں پائے جاتے ہیں، انھیں نقلی دلائل اس لیے کہا جاتا ہے کہ ہر دور کے اہلِ علم انھیں اپنی سندوں کے ساتھ نقل کرتے رہے ہیں۔ واللہ اعلم (ع،ر). ② الأعراف 54:7.

maktabaquddusia.com

﴿ يٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ ''اے موسیٰ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں، سارے جہانوں کا پروردگار۔''①

نیز فرمایا: ﴿ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴾

''بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لیے نماز پڑھا کر۔''②

اپنی عظمت کا اظہار اور اپنے اسماء وصفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ ﴾

''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں، تمام چھپی اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا، وہی بہت رحم کرنے والا (اور) نہایت مہربان ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی (برحق) معبود نہیں، بادشاہ (حقیقی، عیبوں سے) پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، (سب پر) غالب، زبردست اور بڑائی والا ہے۔ اللہ ان سے پاک ہے جو یہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہی اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا اور صورتیں بنانے والا ہے، اسی کے نام سب سے اچھے ہیں، آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے اور وہ (سب پر) غالب اور حکمت والا ہے۔''③

اپنی تعریف میں فرمایا: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ ﴾

''ساری تعریف اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے، بہت رحم کرنے والا، نہایت مہربان (اور) جزا کے دن کا مالک ہے۔''④

مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: ﴿ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ○ ﴾

''یقیناً یہ تمھاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں (تنہا) تمھارا رب ہوں، لہٰذا تم میری ہی عبادت کرو۔''⑤

سورۂ مومنون میں فرمایا: ﴿ وَ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ○ ﴾ ''اور میں تمھارا پالنہار ہوں، لہٰذا تم مجھ ہی سے ڈرو۔''⑥

آسمانوں اور زمین میں اپنے ماسوا کسی دوسرے حقیقی رب یا معبود کے موجود ہونے کے دعوے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ لَوْ كَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ ﴾

''اگر ان (زمین و آسمان) میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بھی (سچے) معبود ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہو جاتے۔ سو اللہ، عرش کا رب ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (مشرک) بیان کرتے ہیں۔''⑦

① القصص 30:28. ② طٰهٰ 14:20. ③ الحشر 22:59-24. ④ الفاتحة 1:2-4. ⑤ الأنبیآء 92:21. ⑥ المؤمنون 52:23. ⑦ الأنبیآء 22:21.

② تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل علیہم السلام نے اللہ کی ہستی اور ساری کائنات کے لیے اس کی ربوبیت کی خبر دی ہے کہ وہی ان کا خالق ہے اور اسی کا ان میں تصرف ہے۔ مزید ان انبیاء و رسل علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی بھی خبر دی ہے۔ اللہ جل جلالہ نے ہر نبی اور رسول کے پاس اپنا قاصد بھیجا یا اس سے ہم کلام ہوا یا اس کے دل میں القا کیا جس سے اسے اللہ تعالیٰ کے کلام اور وحی کا یقین ہوا۔

مخلوقات میں سے برگزیدہ انسانوں کی اتنی بڑی تعداد کو، جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے وجود کی خبر دی ہے، جھٹلا دینا عقلاً محال ہے اور یہ بھی ممکن نہیں کہ انھوں نے جھوٹ پر اتفاق کر لیا ہو یا بغیر تحقیق و علم اور بلا یقین و جزم ایک غیر محقق و غیر مستند بات کا اعلان کر دیا ہو، جبکہ انبیاء کا یہ گروہ پاکبازی، عقل و دانش اور سچائی میں تمام انسانوں سے فائق اور برتر ہے۔

③ کروڑوں انسان اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں، اس کی عبادت کرتے ہیں، جبکہ انسانی مزاج میں ہے کہ ایک یا دو آدمیوں کی خبر کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے، علاوہ ازیں یہ جس ذات پر ایمان رکھتے، اس کی خبر دیتے، اس کی عبادت کرتے اور اس کا تقرب حاصل کرتے ہیں، عقل و فطرت بھی اس کی صحت کی گواہی دیتی ہے۔

④ لاکھوں علماء نے بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی صفات و اسماء اور ہر چیز کے لیے اس کی ربوبیتِ عامہ و قدرتِ کاملہ کا اعتراف کیا ہے اور اسی بنیاد پر اس کی عبادت و اطاعت کرتے ہیں اور محبت و بغض کا معیار بھی اسی کو گردانتے ہیں۔

عقلی دلائل ① کائنات میں مختلف جہانوں کا وجود، ان میں اختلاف و تنوع اور مخلوق کا کثیر تعداد میں ہونا، خالقِ حقیقی کا پتہ دیتا ہے کہ وہ اللہ رب العزت کی ذات ہے۔ اس لیے کہ اس کے سوا کسی نے بھی ان کی تخلیق و ایجاد کا دعویٰ نہیں کیا۔ ان سب کا از خود ہونا، بلکہ کسی بھی معمولی سی چیز کا موجد کے بغیر پایا جانا، عقلاً محال اور غیر دانشمندانہ بات ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی کھانا، کسی پکانے والے کے بغیر ہی تیار ہو جائے اور کوئی بچھونا (دستر خوان وغیرہ) کسی بچھانے والے کے بغیر ہی زمین پر بچھ جائے۔ تو پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنے بڑے جہان، آسمان، افلاک، سورج، چاند اور تارے جن کے حجم، مقدار اور باہمی فاصلے مختلف ہیں، از خود پیدا ہو گئے ہوں؟ زمین اور زمینی مخلوق انسان، جن، حیوان، ان کے رنگ، زبان کا اختلاف، ادراک و فہم کا تفاوت اور ان کی خصوصی عادات و علامات کو دیکھیں اور مختلف رنگ و منفعت کی حامل زمینی معدنیات اور بہنے والے چشمے، ندیاں، دریا، سمندر، زمین میں اُگے ہوئے پودے، درخت جن کے پھلوں کا ذائقہ، رنگ اور مہک مختلف ہے حتی کہ ہر چیز کی اپنی خصوصیت اور اپنا مزاج ہے، یہ سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک ایسی ہستی موجود ہے جو اپنے امر و تدبیر سے انھیں کنٹرول کر رہی ہے اور اس وسیع و عریض کائنات کا یہ نظام اسی کی مرضی و منشا سے، بغیر کسی خلل کے چل رہا ہے۔

② ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسے ہم پڑھتے ہیں اور اس میں غور و فکر کرتے ہیں اور اس کے معانی سمجھتے

ہیں، یہ کلام بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کا پتہ دیتا ہے۔ کیا کوئی کلام بولنے والے کے بغیر ہوسکتا ہے؟ اور کیا قائل کے بغیر قول کا تصور کیا جاسکتا ہے؟

یہ عظیم کلام بھی اللہ تعالیٰ کی نشاندہی کرتا ہے اور خاص طور پر اس کا کلام ایسی ٹھوس شریعت پر مشتمل ہے، جو آج تک انسانی دریافت میں ممتاز ترین اور ایسے محکم قوانین پر مبنی ہے، جس سے انسانیت کو بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس میں صحیح ترین علمی نظریات ہیں، لاتعداد غیبی امور سے پردہ اٹھایا گیا ہے، تاریخی حوادث کی نشاندہی کی گئی ہے اور یہ شریعت اپنے ہر انداز میں سچ ثابت ہوئی ہے، اس کا کوئی حکم و قانون اپنی افادی حیثیت میں زمان و مکان کی طوالت کے باوجود ناکام نہیں ہوا۔ اس کا کوئی بھی علمی انکشاف آج تک غلط قرار نہیں دیا جاسکا اور جن پوشیدہ امور کی نشاندہی اس شریعت میں ہوئی، آج تک ان کے خلاف کچھ ثابت نہیں ہوا اور کوئی بھی مؤرخ بیان کردہ تاریخی حقائق و واقعات کو جھٹلا سکا نہ ان کا انکار کرسکا۔ کیا حکمت و صداقت پر مشتمل ایسا کلام کسی انسان کا ہوسکتا ہے؟ یہ محال اور انسانی طاقت و قدرت کی رسائی سے بالاتر ہے۔ یقیناً یہ انسان کے خالق ہی کا کلام ہے جو اس کے وجود، اقتدار، علم اور حکمت پر دلالت کرتا ہے۔

③ کائنات کی تخلیق و تکوین اور نشوونما میں اس لطیف مگر مضبوط نظام پر غور کیجیے کہ کس طرح زندہ کائنات ایک ہی مربوط نظام میں پروئی ہوئی ہے، جس سے وہ سرِمو انحراف نہیں کرسکتی، مثلاً: انسان رحم میں نطفہ ڈالتا ہے، پھر اس میں عجیب انداز سے تدریجی مراحل طے ہوتے ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا دخل نہیں ہوتا اور پھر ایک مکمل انسان بن کر باہر آجاتا ہے۔ اس کی تخلیق و تکوین، نشوونما اور بڑھوتری، بچپن، جوانی، کہولت اور بڑھاپے میں عبرت و نصیحت کے بے شمار پہلو ہیں۔ فطرت کے یہ اصول جو انسان و حیوان میں کارفرما ہیں، اشجار و نباتات کے اندر بھی ہیں اور اسی طرح بلند و بالا افلاک اور آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں میں بھی۔ یہ سب ایک ہی ضابطۂ کار کے پابند ہیں اور اس سے باہر نہیں جاسکتے۔ ایک ہی دھاگے میں پروئے ہوئے ہیں جس سے وہ نکل نہیں سکتے۔ اگر ایسا ہوجائے تو کائنات تباہ اور زندگی کا خاتمہ ہوجائے۔

ایک مسلمان اسی طرح کے منطقی، عقلی اور نقلی دلائل کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا، اس کی ربوبیت کو تسلیم کرتا اور اسے سب لوگوں کا حقیقی معبود مانتا ہے اور ایک مسلمان کی زندگی تمام معاملات میں اسی ایمان و یقین کی بنیاد پر استوار اور محکم ہوتی ہے۔

باب:2 اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان

مومن اس بات پر کامل ایمان رکھتا ہے کہ اس کائنات کی ہر چیز کا رب،[1] یعنی پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اس میں

① ’’الربُّ‘‘ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ہے، اضافت کے بغیر اس کا اطلاق غیر اللہ پر نہیں ہوتا، یہ مالک، معبود، مصلح، ››

maktabaquddusia.com

اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ یہ بات أوّلاً: اللہ رب کریم نے ہماری فطرتِ سلیمہ میں رکھی ہے۔ ثانیاً: نقلی اور عقلی دلائل کا تقاضا بھی یہی ہے۔

قرآن وسنت سے دلائل ① اپنی ربوبیت کی خبر خود اللہ تعالیٰ نے دی ہے، ایک جگہ اپنی تعریف میں فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ''سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔''[1]

اور اپنی ربوبیت کے اثبات میں فرمایا: قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ

''کہہ دو کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ کہہ دو کہ اللہ (ہی) ہے۔''[2]

اور اپنے رب اور معبودِ حقیقی ہونے کا یوں اظہار کیا: رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○

''آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، (سب) کا رب (وہی) ہے، اگر تم یقین کرتے ہو۔ اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ (وہی) تمھارا اور تمھارے پہلے آباء و اجداد کا رب ہے۔''[3]

اس میثاق کے تذکرے میں، جو اولادِ آدم سے اس وقت لیا گیا جب وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے کہ اس کی ربوبیت کا اقرار کریں، اسی کی عبادت کریں اور اس میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا

''اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی اور انھیں ان کے اوپر گواہ بنایا، کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں! (تو ہمارا رب ہے) ہم گواہی دیتے ہیں۔''[4]

مشرکین پر حجت قائم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○

''(ان سے سوال کرتے ہوئے) کہہ دیجیے کہ ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے؟ تو کہیں گے: اللہ۔ آپ فرما دیجیے: پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟''[5]

② انبیاء و مرسلین علیہم السلام نے بھی رب کائنات کی ربوبیت کی شہادت دی ہے، اس کا اقرار کیا ہے اور عام لوگوں کو یہ پیغام پہنچایا ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے اپنی دعا میں کہا:

» سید، مربی، تدبیر کرنے والے اور منتظم وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (لسان العرب، تفسير القرطبي) ع۔و

① الفاتحة 2:1. ② الرعد 16:13. ③ الدخان 8,7:44. ④ الأعراف 172:7. ⑤ المؤمنون 87,86:23.

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○﴾

’’اے ہمارے پالنے والے! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔‘‘[1]

حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی:

﴿رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ○﴾

’’اے میرے رب! بے شک انھوں نے میری نافرمانی کی ہے اور ان (بڑوں اور مال داروں) کی پیروی کی ہے جنھیں ان کے مال واولاد نے نقصان ہی پہنچایا ہے۔‘‘[2]

حضرت نوح علیہ السلام کی ایک اور دعا میں ہے:

﴿رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۚ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾

’’اے میرے رب! بے شک میری قوم نے میری تکذیب کر دی ہے، پس میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے، اور مجھے اور میرے مومن ساتھیوں کو نجات دے۔‘‘[3]

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم مکہ مکرمہ میں، اپنے اور اپنی اولاد کے لیے ان الفاظ میں دعا کی:

﴿رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ○﴾

’’اے میرے پالنے والے! اس شہر کو امن والا بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچا۔‘‘[4]

حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ثنا کرتے ہوئے اپنی دعا میں فرمایا:

﴿رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○﴾

’’اے میرے پالنہار! یقیناً تو نے مجھے سلطنت عطا کی اور مجھے خوابوں کی تعبیر سکھائی۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! دنیا وآخرت میں تو ہی میرا کارساز ہے۔ مجھے اسلام پر موت دے اور صالحین میں شامل فرما۔‘‘[5]

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی ایک دعا میں اللہ کی ربوبیت کا یوں اظہار کیا:

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۠ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ○﴾

’’اے میرے پالنے والے! میرا سینہ کھول دے اور میرے معاملات میں آسانی پیدا فرما اور میری زبان کی گرہ کھول دے، (تاکہ) یہ (لوگ) میری بات سمجھ لیں اور میرے اہل میں سے ایک میرا وزیر مقرر کر دے۔‘‘[6]

[1] الأعراف 7:23. [2] نوح 71:21. [3] الشعرآء 26:117,118. [4] إبراهيم 14:35. [5] يوسف 12:101. [6] طٰهٰ 20:25-29.